11551- عورت اور تعلیم

سوال

عورت کہاں تک اور کون سی مجال میں تعلیم حاصل کر سکتی ہے ؟

اور کیا عورت کے لیے وکالت کا پیشہ اختیار کرنا اور دوسروں کی طرف سے قابل استطاعت معاملات میں وکیل بننا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

عورت پر اپنے دینی معاملات اور اپنی زندگی میں نفع مند امور سیکھنے ضروری ہیں تاکہ وہ ایک اچھی اور سعادت مند بیوی اور مربی ماں کا کردار ادا کر سکے ، پھر اگر وہ اپنے اندر قدرت رکھتی ہے اور حالات اس کے لیے تیار ہوں تو وہ دوسرے علوم بھی سیکھ سکتی ہے ۔

اسے تدریس کے لیے مدرس بننے میں بھی کوئی حرج نہیں چاہے وہ گھر میں تدریس کا کام کرے یا پھر لڑکیوں کے سکول میں ۔

عورت کے لیے میڈیکل اور طب کی تعلیم حاصل کرنی بھی جائز ہے بلکہ خاص کر عورتوں کے امراض کے علاج کے لیے اسے لیڈی ڈاکٹر بننا بھی جائز ہے یا پھر وہ عورتوں کے لیے نرس بھی بن سکتی ہے تاکہ عورتیں مرد ڈاکٹروں کے پاس جانے پر مجبور نہ ہوں ۔

عورت کسی دوسرے کی طرف سے کسی بھی معاملہ میں وکیل بھی بن سکتی ہے ، تو اس بنا پر وہ وکیل کا پیشہ بھی اختیار کر سکتی ہے اس لیے کہ وکیل کا کام مقدمات میں اپنے موکل کی پیروی کرنا ہے جو کہ عورت کے لیے بھی جائز ہے ۔

لیکن دور حاضر میں وکالت کا پیشہ ایک غیر سلیم اور غلط راہ اختیار کر چکا ہے ، (جس میں جھوٹ سب سے زیادہ بولا جاتا ہے) اور اس کے ساتھ ساتھ وکیل کا اپنے موکل کے مخالف کے ساتھ اختلاط اور ججوں کے ساتھ میٹنگ بھی کرنا ہوتی ہے اور عورت کو ان سب چیزوں کی ممانعت ہے الا یہ کہ وہ سب بھی عورتیں ہی ہوں ۔

لھذا اس وجہ سے جب تک یہ صورت اور حالت ہو عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ وکالت کا پیشہ اختیار کرے اور وکیل بنے ۔

واللہ تعالی اعلم .